کتاب کی فریاد اپنے حامِلین سے

* مجھے بلا طہارت یا بلا نظافت نہ چھوئیں، خاص کر اس وقت جب کہ مَیں متلو یا غیر متلو وحی کی شکل سے آراستہ ہوں۔
* غلط یا بدنُما خط میں لکھ کر میرے حسین چہرے کو مُثلہ نہ بنائیں۔
* مجھے بچوں کی دَسترس سے بالاتر رکھیں، مَیں کوئی کھلونا نہیں ہوں۔
* میری پنکھڑیوں کو رِفق و مُلاطفت کے بغیر نہ چھوئیں؛ میرا جسم پھولوں سے بھی نازک تر ہے، ہاں! اُس کا افادہ وقتی اور عارضی ہے؛ مگر میرا دائمی، لازوال اور غیر فانی۔
* مجھے بیل بوٹوں، تصویروں، دستخطوں، تمرینوں، حسابی شکلوں اور جغرافیائی نقشوں کی نمائش گاہ نہ بنائیں۔
* مجھے تکیہ نہ بنائیں، یا مجھ پر کوئی چیز نہ رکھیں؛ یہی میری شرافت کا مُقتضا ہے۔
* مجھے قلم دان، صندوق البرید یا کاپی، کاغذ کی فائل نہ سمجھیں؛ مَیں کوئی کوڑا دان نہیں ہوں۔
* اگر میری حیثیت مملوکیت کی ہے، تو بھی مجھ پر اپنے نام، ولدیت اور سکونت سے زیادہ کچھ نہ لکھیں بہ شرطے کہ آپ کا اِملا خوبصورت ہو؛ ورنہ رَبڑ کی مہر مجھے بہت محبوب ہے۔
* اگر میری حیثیت مُستعار کی ہے، تو اپنا نام مجھ بے زبان پر لکھ کر ظلم نہ کریں؛ اور وقت موعود پر میرے مالک سے ملا کر مجھے قرار اور تسکین بخشیں؛ ہاں! یہ بھی خیال رہے کہ مَیں کہیں نظرِ بد کا نشانہ بھی نہ بنوں۔
* مجھے بے پردہ چھوڑ کر رُسوا نہ کریں: جِلد کا نِقاب پہنا کر میرے حسن و جمال کو محفوظ رکھیں۔ اگر مَیں تجلید کے مرحلے سے گذروں، تو میرے حواشی کو زیادہ کاٹ کر "بُڑھیا کا باز" نہ بنائیں۔
* مجھے مُستعار نہ مانگو، کیا کوئی محبوب عاریت پر دیا جاتا ہے؟۔
* مجھے مفت حاصل کرنے کی تمنا نہ کرو؛ کیا کبھی متاعِ عزیز کی خریداری میں بُخل روا ہوتا ہے؟
* مجھے کرم خانہ نہ بناؤ؛ صبر ایوبی مجھے کہاں نصیب؟!!۔

بقلم: رشید احمد مولانا موسیٰ پانچ بھایا

اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَذِکۡرٰی لِمَنۡ کَانَ لَہٗ قَلۡبٌ اَوۡ اَلۡقَی السَّمۡعَ وَھُوَ شَھِیۡدٌ ﴿۳۷﴾

اِس میں اُس شخص کے لیے بڑی کام کی بات ہے جو صاحبِ دل ہو یا پوری توجہ سے کان دھرے۔

چند کام کی باتیں

برائے فارغ التحصیل طلبہ

جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل، سملک، گجرات (الہند)

ترتیب و پیش کش

رشید احمد مولانا موسیٰ پانچ بھایا سیلودوی

استاذ جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عزیزانم فضلائے جامعہ تعلیم الدین ڈابھیل! وفقکم اللہ لما یحب ویرضیٰ!

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مندرجۂ ذیل امور کا دھیان رکھیں، ان شاء اللہ کامیابیاں آپ کے قدم چومیں گی۔

① صرف اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں۔ تقویٰ ہی کی بہ دولت مضرتیں ٹلتی ہیں اور منفعتیں میسر آتی ہیں، جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے: ومن یتق اللہ یجعل له مخرجاً ویرزقه من حیث لایحتسب، ومن یتوکل علی اللہ فهو حسبه[الطلاق] (جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے تو وہ اس کے لیے معاصی ومصائب سے نکلنے کی راہ [Emergensy exet] بنا دیتا ہے، اور اس کو ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے جہاں سے اس نے سوچا بھی نہ تھا (یعنی جس میں اشراف نفس بھی نہ ہو)، اور جو کوئی اللہ پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ اس کی کفایت وحفاظت کرتا ہے)۔

② دین کی جو بھی خدمت انجام دیں، اُس میں خلوص واخلاص اور حصولِ رضائے الٰہی مدِّ نظر رہے۔ أَخْلِصْ دینَك، فإنه یکفیك العملُ القلیل. (اپنی عبادت اللہ کی رضا جوئی کے لیے ہونی چاہیے، اخلاص کی وجہ سے تھوری سی عبادت بھی تجھے کافی ہوجائے گی) اگر اللہ آپ سے دین کا کوئی کام لے (اور اِن شاء اللہ ضرور لے گا) تو اپنی تعریف کے بھوکے نہ رہیں، اور اس کام کا ڈھنڈورا نہ پیٹیں اور اِدِّعائیت سے پرہیز کریں، اپنے آپ کو چھُپائیں: اپنی کسی تالیف یا لیٹر پیڈ وغیرہ میں اپنے نام کے ساتھ آگے ''حضرت'' اور پیچھے ''دامت برکاتہم'' یا ''خلیفہ ومُجاز حضرت مولانا...... مدظلہ'' وغیرہ ہرگز نہ لکھوائیں نہ چھَپوائیں۔ کیا آپ نے ولایت کے آخری درجہ یعنی مقام صدقیت پر فائز خاتون: حضرت مریم علیہا السلام کی یہ تمنا وآرزو نہیں پڑھی؟ یٰلیتَني متُّ قبل هٰذا وکنتُ نسیاً مّنسیّاً [مریم] (کیا اچھا ہوتا کہ آج کے دن یعنی کلمة اللہ وروح منه حضرت عیسیٰؑ کی ولادت باسعادت سے پیشتر ہی مرچکی ہوتی اور گمنام ہوگئی ہوتی) ان کی نگاہ دفع مضرت پر تھی نہ کہ جلب منفعت پر مگر کیا آپ کی یہ آرزو پوری ہوئی؟ نہیں ہرگز نہیں، بلکہ قرآن کریم

اللہ تعالیٰ آپ کو دینِ اسلام اور نبوی علوم کی خدمت کے لیے قبول فرمائے، آپ کی عزت، معاش، صحت وعافیت میں بھرپور برکات نازل فرمائے۔ اور خدا کرے آپ کسی کے دست نگر نہ بنیں اور قناعت وکفاف کی زندگی گزارنے کی توفیق ارزانی ہو۔

أستَودِعُ اللّٰهَ دِینَکُم وأَمَانَتکَم وَخَوَاتِیمَ أعمَالِکُم؛ زَوَّدَکُم اللّٰهُ التَّقویٰ، وَغَفَرَ ذَنبَکُمْ، وَوَجَّهَ إلَیکُمُ الخَیرَ حَیثُ مَاتَوَجَّهْتُم؛ فَاللّٰهُ خَیرٌ حٰفِظاً وَّهُوَأَرحَمُ الرَّاحِمِینَ .

والسلام

الفقیر الی اللہ الغنی:

رشید احمد مولانا موسی پانچ بھایا سیلودوی

جامعہ اسلامیہ تعلیم الدین ڈابھیل گجرات

۹/شعبان المعظم ۱۴۳۸ھ

۶/مئی ۲۰۱۷ء

رَسُولِ اللهِ ﷺ وَمَا رَأَىٰ مِنِّيْ قَطُّ›› (دارقطني) (نہ تو میں نے آپ ﷺ نے کبھی ستر دیکھا اور نہ آپ نے میرا) کی پوری پوری پیروی کرنا ہے۔ واللہ ولی التوفیق

جعلی پیر، فقیر، عامل، مجاور یا کسی عالم اور مسلم رہبر کے نام سے دکھائی جانے والی ویڈیو کلپ کوئی اتفاقی بات نہیں ہے؛ بلکہ سوچی سمجھی، بین الاقوامی گہری اسکیم اور نہایت مکروہ سازش ہے، جس کا مقصد مسلم عوام اور ان کے علما کے درمیان خلیج پیدا کرنا ہے، اور عوام کو اپنے خواص سے برگشتہ کرنا ہے، اور تاکہ عوام یہ سمجھنے لگیں کہ جب ہمارے بڑے ہی یہ کام کررہے ہیں تو ہمارے لیے بھی یہ سب کچھ درست اور صحیح ہوگا۔ یاد رکھو! ارتکابِ فواحش سے اولاً تو علم آتا ہی نہیں، اور اگر آ بھی گیا تو بہت جلد چلا جایا کرتا ہے۔ وَإِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ أَصْبُ إِلَيْهِنَّ وَأَكُنْ مِّنَ الجَاهِلِيْنَ . (یوسف:۳۳) (اگر تو نے مجھ سے اِن عورتوں کی سازش نہ ہٹائی تو ہوسکتا ہے کہ میرا دل بھی ان کی طرف مائل ہوجائے، اور میں علم سے محروم ہوجاؤں۔)

یاد رہے کہ انٹرنیٹ اور اس کی ویب سائٹس اور سوفٹ ویر استعمال نہ کرنے کی صورت میں کوئی قیامت نہیں آجائے گی، یا آپ کی ترقی رک نہیں جائے گی؛ بلکہ آپ کی مروّت، انسانیت، نیکی، تقویٰ، طہارت اور روحانیت میں اضافہ ہی ہوگا، ان شاء اللہ۔

علامہ شبلی نعمانیؒ فرماتے ہیں کہ: دیگر اقوام کی ترقی اس میں ہے کہ وہ آگے بڑھتے جائیں بڑھتے جائیں (تاآں کہ وحشی جانور بن جائیں [رشید احمد]) اور مسلمانوں کی ترقی اس میں ہے کہ، وہ پیچھے ہٹتے جائیں ہٹتے جائیں؛ تاآں کہ وہ صحابہ کی صفوں سے جاملیں۔

سینما اور فلم بینی سے متعلق طلبہ سے خطاب کے دوران حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ: تمھارا مقام تو شہزادوں سے بھی زیادہ بلند وبالا اور لائق وفائق ہے، جب کہ فلموں اور سینماؤں کی آوارہ عورتیں، بھنگنوں سے بھی زیادہ گئی گذری اور بدتر ہیں، ان میں اور تم میں کیا مناسبت؟ ‹‹شتّان بينهما››؛ لہٰذا اپنے مقام ومنصب کو پہچانو اور اِن گندگیوں سے بچو!

اپنے مَن میں ڈوب کر پاجا سراغِ زندگی   تُو میرا نہیں بنتا نہ بن، اپنا تو بن

میں ان کا چھتیس مرتبہ عزت واحترام سے نام لیا گیا ہے اور اس طرح آپ کا نام آپ کی مرضی کے برخلاف جزوِقرآن بنا کر اتارا یہ ہے تواضع وفنائیت کا صلہ!۔

③ اگر آپ مدرس ہیں تو طلبۂ عزیز کا حق پورا پورا ادا کریں، کہیں ان کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی و ''تطفیف'' نہ ہوجائے، ‹‹وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ . الَّذِيْنَ إِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ . وَإِذَا كَالُوْهُمْ أَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ .›› (بڑی خرابی ہے ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی جو لوگوں سے خود کوئی شے ناپ کر لیتے ہیں تو پوری پوری لیتے ہیں اور جب دوسرے لوگوں کو ناپ کر دیتے ہیں تو گھٹا کر دیتے ہیں) اپنے کسی عمل سے اُنھیں اپنا دشمن نہ بنائیں، اُن کے ساتھ نرمی وتلطُّف کا برتاؤ کریں، حضرت نبیٔ کریم ﷺ کی ہم کو یہی وصیت ہے: عن أبي هارون العبدي قال: كنا إذا أتينا أبا سعيد الخدري قال: مرحباً بوصية رسول الله، إن رسول الله قال لنا: ‹‹إن الناس لكم تبعٌ، وإنهم سيأتونكم من أقطار الأرض يتفقَّهون في الدين، فإذا جاءوكم فاستوصُوا بهم خيراً›› (ابو ہارون عبدی سے منقول ہے کہ جب ہم ابوسعید خدریؓ کے پاس حاضری دیتے تو فرماتے کہ آیئے تشریف لایئے، یہ ترحیبی بول بولنے کی ہمیں رسول اللہ نے تاکید فرمائی ہے اللہ کے رسول نے ہمیں فرمایا تھا کہ لوگ آپ کے محتاج اور تابع ہوں گے وہ دین سمجھنے کے لیے زمین کے مختلف گوشوں سے تمہارے پاس آئیں گے، تو تم میری تاکیدی نصیحت سن لو کہ ان کا خیال رکھنا۔) (ابن ماجه:۲۲) يسِّرا ولا تعسِّرا، بشِّرا ولا تُنفِّرا (اے میرے دونوں نمائندو! لوگوں کے ساتھ نرم روی کا معاملہ کرنا جس سے خوشی ومسرت حاصل ہو نہ کہ وہ بدکنے لگیں اور نفرت کریں)۔ (البخاري:۳۰۳۸) إنما بُعثتم ميسِّرين (ترمذي:۱۴۷) (تم کو تو نرمی کرنے کا حکم ملا ہے)۔

نیز اپنے ماتحتوں سے کبھی اپنا حق طلب نہ کریں؛ ورنہ آپ مَوردِ اتّہام بن جائیں گے اور آپ کی نصیحتیں کارگر ثابت نہ ہوں گی۔ کیا آپ نے سورۂ لقمان میں نہیں پڑھا کہ حضرت لقمان حکیم نے اپنے صاحب زادے کو اولاً اللہ کے حقوق کی ادائیگی کی تاکید فرمائی، بعد ازاں بہت ساری

نصیحتیں بھی فرمائی؛ مگر خالق مجازی یعنی اپنے حق کا بالکل تقاضہ نہ کیا۔ یہ تو اللہ کا احسان ہوا کہ اس نے ووصَّینا الإنسان بوالدیه حُسناً ... کی صورت میں شاندار پیوند لگا کر کے پند ہائے لقمان کو جامع و مکمل بنا دیا۔ فللّٰه الشکر أولاً واٰخراً.

④ اگر آپ کی کسی ادارے یا مسجد سے وابستگی قدیم ہو جائے اور آپ سینیر ہو جائیں، اور اہلِ انتظام نے کسی نئے (جونیر) مدرس یا امام کا آپ سے اوپر والے درجہ میں تقرر کیا ہے، تو اپنی قدامت وسینریٹی کی وجہ سے اُس نو وارد مدرس و امام پر حسد نہ کریں اور نہ ہی اُن کی راہ میں مُزاحم بنیں۔ اگر آپ میں فضل وقابلیت ہے تو یقین کیجیے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہرگز ضائع نہیں کرے گا، شیطان اِسی غلط خیال کی وجہ سے حضرت آدم علیہ السلام سے جلنے لگا تھا اور مردود ہوا۔

⑤ خارجی مصروفیات میں اتنا زیادہ انہماک نہ رکھیں جو آپ کے فرائضِ منصبی اور آپ کی ذمہ داریوں کی ادائیگی وانجام دہی میں سدِّ راہ بنے، خواہ آپ کی یہ مصروفیات دینی و علمی ہی کیوں نہ ہوں، اور خواہ آپ تنخواہ نہ لیتے ہوں۔

⑥ نیا مدرسہ یا مسجد یا کوئی ادارہ قائم کرنے کے بہ جائے کسی پرانے کی اصلاح وحفاظت وترقی کی کوشش کیجیے، اور اگر قائم کرنا ہی ہے تو اس سے قبل اُس کی ضرورت وحاجت کا خوب تحقق کر لو، اور اپنے اخلاص اور نیت کا بھی اچھی طرح جائزہ لے لو، کیا اپنے علمی و روحانی باپ حضرت اقدس نانوتویؒ کے اخلاص کا عشرِ عشیر؛ بلکہ اس کا بھی دسواں حصہ ہم میں موجود ہے؟ کہیں خدانہ خواستہ اس کارِ خیر میں ذاتی اغراض اور شخصی مفادات کی آمیزش ہو کر ''نیکی برباد گناہ لازم'' کا مصداق نہ ہو جائے، اور شریف و دین دار مسلم عوام کی جیب پر جائز اور ناجائز بار اور بوجھ نہ بنیں۔ لَا یَحِلُّ مَالُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ إِلَّا بِطِیبِ نَفْسٍ مِّنْهُ (الحدیث) (کسی مسلمان شخص کا مال بدون اس کی رضامندی کے لے لینے کی گنجائش نہیں ہے)۔ وَمَنْ یَّغْلُلْ یَأْتِ بِمَا غَلَّ یومَ القِیَامَةِ ثُمَّ تُوَفّٰی کُلُّ نَفْسٍ مَّا کَسَبَتْ وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ (اٰل عمران:۱۶۱) (اور جو کوئی خیانت وچوری کرے گا تو اس کو روزِ قیامت میں چوری کردہ مال لے کر ہماری عدالت میں آنا ہوگا، پھر ہر کسی کو اس کے کرتوت کی

حَقٍّ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِیْدُ (هود:۷۹) (انھوں نے جواب دیا کہ: تجھے تو سب معلوم ہے کہ ہمیں تیری بیٹیوں سے کوئی مطلب نہیں ہے، اور تم تو ہماری غرض سے واقف کار ہی ہو)۔

شرعی لباس اور اسلامی وضع قطع تو ایک شریف انسان کو سینمابینی اور ٹی وی بینی سے بچانے میں مُمِد و معاون ثابت ہوتا ہے؛ مگر موبائل میں موجود یوٹیوب، فیس بک وغیرہ گندی ویب سائٹس کو برتنے اور اس سے شغف رکھنے کی وجہ سے یہ پاکیزہ لباس اور شریفانہ وضع قطع بھی بچا نہیں سکتی ہے، اگر کوئی چیز اُسے بچا سکتی ہے تو وہ محض اللہ کی توفیق ہے، جو ربِ غفور کو منانے اور اس کے آگے گرگڑانے اور سچی پکی توبہ واستغفار ہی سے حاصل ہو سکتی ہے۔ فباللّٰه التوفیق ومنه الإستعانة

رب العالمین کا پیغام اولادِ آدم کے نام!

ہم نے تمھاری تن پوشی کے لیے بھی اور تمھارے تجمُّل کے لیے بھی لباس پیدا کیا ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ آدم علیہ السلام سے جلا بُھنا شیطان، اولادِ آدم سے اس طرح بُغض وبیَر نکالے کہ بہلا پھسلا کر تمہارے بدن سے لباس اُتروا دے اور تمھیں ذلیل وخوار کر چھوڑے، تمھارے باپ ماں کے بدن سے لباس اتارے جانے کا بھیانک منظر اپنے دل ودماغ میں تازہ کر لو! جب کہ وہ اپنے اس غلط مقصد میں کامیاب ہو گیا تھا، ابلیس اور اس کے چیلے چپاٹے تو تمھیں یک طرفہ طور پر ایسی کمین گاہوں سے تانک جھانک رہے ہیں اور تم پرواچ اور نگرانی رکھے ہوئے ہیں جہاں تک تمھاری نظر کی رسائی نہیں ہے۔ یٰبَنِیْ آدَمَ لاَ یَفْتِنَنَّکُمُ الشَّیْطٰنُ کَمَا أَخْرَجَ أَبَوَیْکُم مِّنَ الْجَنَّةِ یَنزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِیُرِیَهُمَا سَوْءٰتِهِمَا إِنَّهُ یَرَاکُمْ هُوَ وَقَبِیْلُهُ مِنْ حَیْثُ لاَ تَرَوْنَهُمْ إِنَّا جَعَلْنَا الشَّیَاطِیْنَ أَوْلِیَاء لِلَّذِیْنَ لاَ یُؤْمِنُونَ (الأعراف:۲۷) سو تمھیں ہمیشہ شرعی لباس میں ملبوس رہ کر آدم وحوا کا صحیح النسب سپوت بننا ہے، اور اس کے فریب سے بچنا ہے اور اپنے باپ ماں کے مہذب عمل: فَطَفِقَا یَخْصِفَانِ عَلَیْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الجَنَّةِ (جب ان دونوں کا لباس اتر گیا تو فوراً اپنے بدن پر جنت کے پتے چپکانے اور چسپاں کرنے لگے) کو اپنا اُسوہ ونمونہ بنانا ہے، اور ہمیں رحمة للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صحیح امتی بن کر ام المومنین حضرت عائشہؓ کے فرمان: ((مَا رَأَیْتُ مِنْ

ویب سائٹس پر دکھائے جانے والے مناظر اول الذکر کے مقابلے میں کہیں زیادہ گھناونے، بھیانک، حیا سوز اور مخرّبِ اخلاق اور مفسدِ عقائد ہیں۔

اور یہ بھی یاد رہے کہ گوگل وغیرہ بعض سوفٹ ویر تو شاتمِ رسول اور گستاخِ نبی بھی ہیں، کیا کسی انسان کے اعضائے مستورہ کو دیکھنے کی ہمارے دین اسلام نے اجازت دی ہے؟ سیدنا حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام نے اپنے حواریوں سے استفسار فرمایا: تمھارے کسی ساتھی کا بدن اگر نیند یا غفلت کی حالت میں کھل جائے تو تمھارا اُس سے متعلق کیا عمل رویہ ہوگا؟ اُنھوں نے عرض کیا کہ: ہم اس کے بدن پر پردہ ڈال کر اس کی ستاری کریں گے۔

انٹرنیٹ کی یہ ویب سائٹس، یہ سوفٹ ویر ایک میٹھا اور لذیذ زہر ہے، مارِ آستین ہے، بئس القرین ہے اور شیطانی حربہ ہے جو کسی تباہ کن بم سے کسی طرح کم نہیں۔ سوشل میڈیا تو قوموں اور برادریوں کو لڑانے، ان کے مابین اشتعال ونفرت انگیزی، استحصال اور استغلال اور کردار کُشی وغیرہ جرائم کا ایک آلہ بن کر رہ گیا ہے، اس کے استعمال کرنے اور اس سے شغف رکھنے والوں کے دلوں سے رقّت، مودّت اور ہمدردیٔ خلائق رخصت ہوجاتی ہے، فواحش اور منکرات کی نفرت اور انسانیت، مروّت اور مکارمِ اخلاق نکلتے جارہے ہیں، مَحرم ونامحرم کی تمیز، حلال وحرام کا فرق ختم ہوجاتا ہے، اس میں وقت کا اور پیسے کا اور صلاحیتوں کا ضیاع اور اسراف ہے۔ إِنَّ الْمُبَذِّرِينَ كَانُوْا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ (الإسراء:۲۷) (بے جا وبے موقعہ خرچ کرنے والے، شیطان کے بھائی بند ہیں)۔

انٹرنیٹ کی ویب سائٹس اور سوفٹ ویر قومِ لوط یعنی اہلِ سدوم اور عبد اللہ ابن اُبی بن سلول کی سیئات وفواحش اور بدکاریوں کا بدترین متعفّن اور بدبودار ترکہ اور ورثہ ہے، جو نئے رنگ روپ میں نمودار ہوا ہے۔ إِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِيْ الَّذِيْنَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِيْ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ (النور:۱۹) (جو لوگ کہ ایمان والوں میں بے حیائی پھیلنے کو پسند کرتے ہیں ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہوگا، اور اللہ سب کچھ جانتا ہے جب کہ تم نہیں جانتے)۔ قَالُواْ لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ بَنَاتِكَ مِنْ

پوری پوری سزا ملے گی اور اُن کی حق تلفی نہ ہوگی)۔

⑦ اگر خدانخواستہ کسی مدرسہ یا ادارے سے آپ کی علاحدگی ہوگئی تو کسی دوسرے مدرسے سے وابستہ ہوجاؤ، اور وہاں کے اولوالامر کی ماتحتی میں دینی خدمت شروع کردو؛ مگر خدارا! کوئی دوسرا ادارہ یا مدرسہ اس خیال سے ہرگز ہرگز قائم نہ کرنا کہ وہ آپ کی اور آپ کے اقربا کی محفوظ پناہ گاہ ہوجائے گی، اور یہ بھی خیال نہ کرنا کہ جب مؤسِّس، مہتمم وغیرہ سب کچھ ہم ہی ہیں اور ہم کسی کے آگے جواب دہ نہیں ہیں، اور ہمارے سر سے معزولی کی تلوار ہمیشہ کے لیے ٹل گئی ہے، تو یہ آپ کی خام خیالی، نادانی اور خدا فراموشی اور اللہ کی یاد سے غفلت ہوگی، نتیجۃً نَسُوا اللهَ فَنَسِيَهُمْ (التوبة:٦٧) کا مصداق ہوجاؤ گے العیاذ باللہ۔ وَمَن يَّعْشُ عَن ذِكْرِ الرَّحْمَنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَاناً فَهُوَ لَهُ قَرِيْنٌ وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّونَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُونَ أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ (الزخرف:٣٦) (اور جو کوئی رحمٰن کی یاد سے اندھا اور غافل بنا رہا تو ہم اس پر ایک شیطان مقرر کردیتے ہیں، پھر وہ اسی کے ساتھ رہا کرتا ہے، اور وہ ان کو سیدھی راہ سے روکتے رہتے ہیں، حالاں کہ یہ ان کی خام خیالی ہے کہ ہم راہ یاب ہیں)۔ أَيَحْسَبُ أَنْ لَّن يَّقدِرَ عَلَيهِ أَحدٌ يقُولُ أَهْلَكْتُ مَالاً لُّبَداً أَيَحْسَبُ أَنْ لَّمْ يَرَه أَحَدٌ (البلد:٥، ٦، ٧) (کیا وہ یہ سمجھ رہا ہے کہ اس پر کسی کا بس نہیں چلے گا! کہتا ہے کہ: میں نے ڈھیروں مال اڑا ڈالا، کیا وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس کو کسی نے نہیں دیکھا!)۔ وَمَنْ أَعْرَضَ عَن ذِكْرِيْ فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنكاً وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمىٰ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْ أَعْمىٰ وَقَدْ كُنتُ بَصِيراً قَالَ كَذٰلِكَ أَتَتْكَ آيٰتُنَا فَنَسِيتَهَا وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنسىٰ (طٰهٰ:١٢٥، ١٢٦)۔ (اور جو کوئی میری یاد سے منہ موڑے گا تو اس آدمی کو نہایت تنگ زندگی ملے گی، اور روزِ قیامت میں ہم اس کو اندھا بنا کر اٹھائیں گے، تو وہ کہے گا کہ: اے میرے رب! تو نے مجھے اندھا بنا کر کیوں اٹھایا جب کہ میں تو دنیا میں خوب دیکھنے والا تھا؟ تو اللہ فرمائے گا کہ: جس طرح ہمارے احکام تیرے پاس پہنچے تھے اور تو نے انھیں بھلا دیا تھا، تو اسی طرح تجھے بھی آج بھلا دیا جائے گا)۔ اس طرح کا مدرسہ كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ

وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا (إبراهيم:٢٤، ٢٥) (کلمہ طیبہ ایک ایسے پاکیزہ درخت کی طرح ہے جس کی جڑ زمین میں مضبوطی سے جمی ہوئی ہے اور اس کی شاخیں آسمان میں بلند ہیں، وہ ہر وقت اپنے رب کے حکم سے پھل دیتا رہتا ہے۔) کے بجائے كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِن فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ (إبراهيم:٢٦) (اور ناپاک بول کی مثال ایک خراب درخت کی طرح ہے جسے زمین کے اوپر ہی اوپر سے اکھاڑ پھینکا جائے، اُس میں ذرا بھی جماؤ نہیں ہے) کا مصداق ہو جائے گا، اور جامعۃٌ أُسِّسَتْ عَلَى التَّقْوٰى کے بجائے کچھ اَور ہو جائے گا، تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُونَ عُلُوّاً فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَاداً وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ (القصص:٨٣) (وہ پچھلا گھر ہم ان لوگوں کے لیے مخصوص رکھتے ہیں جو زمین میں نہ تو بڑائی چاہتے ہیں اور نہ فساد، اور آخری انجام پرہیزگاروں کے حق میں ہوگا۔)

اخلاص اور للّٰہیت کے پتلے: حضرت محدث کشمیریؒ کو اپنا اُسوہ ونمونہ بناؤ، جنھوں نے دارالعلوم دیوبند سے علاحدگی کے بعد دیوبند میں کوئی دوسرا متوازی دارالعلوم نہیں بنایا؛ بلکہ سملک ڈابھیل جیسی گمنام بستی میں فروکش ہو گئے، اور خاموشی کے ساتھ اللہ کے دین کی خدمت میں لگ گئے، جس کی یہ دولت اللہ نے چھوٹے سے مدرسہ: ''تعلیم الدین'' کو دارالعلوم دیوبند ثانی بنادیا اور اُن کی باقیات الصالحات بن گئی۔

⑧ آپ کو چاہیے کہ ہر عالمِ دین کی تصدیق کریں، نیز دینی امور میں اُن کی نصرت بھی کریں۔ ایک عالم دوسرے عالم کے خلاف ریشہ دوانی ہرگز نہ کرے، نہ ان کی ''پگھڑی'' اچھالے، رائے اور فکر کا اختلاف تو جائز ہے اور اس میں کوئی قباحت نہیں؛ مگر شقاق ونفاق سے بالکلیہ محترز رہیں اور تعاونِ باہمی سے دین کا کام کرتے رہیں، جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہے: وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ.[آل عمران] (یہ واقعہ بھی یاد رکھنا چاہیے جب کہ اللہ نے پیغمبروں سے اس بات کا عہد لیا تھا کہ جب میں تمھیں (دنیا میں مبعوث کر کے) کتاب وحکمت (نبوت وشریعت)

مگر اے میرے بیٹو! تم میں کا کون ہے ایسا جو اللہ کے رسول کی طرح حوصلہ، صبر اور ضبطِ نفس کا حامل ہو!!!) الغرض! اس فرمان میں ہمارے لیے دواعیٔ گناہ سے دور رہنے کی پاکیزہ تلقین ہے۔

مسلمان، دنیا کی وہ واحد قوم ہے جو برہنگی کو عیب اور حیا و پاک دامنی اور عفت وعصمت کو فضل وکمال مانتی ہے، اور فواحش کو گناہ سمجھتی ہے، اس کے یہاں حق اور باطل کا فرق ہے، اور حظر واباحت کے مابین خطِ امتیاز ہے، اور حلال وحرام اور پاک وناپاک کی اصطلاحات ہیں؛ مگر شیطان اور اس کے چیلے چپاٹے چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کا یہ طرۂ امتیاز اور سمبول ختم ہو جائے، اور یہ کہ نکٹوں کی بستی میں کوئی ناک والا باقی نہ رہے۔ تو کیا ہم کو یہ گوارا ہوگا کہ ہماری بھی ناک کٹ جائے اور ہم نکٹے بن جائیں؟ انٹرنیٹ کی آمد سے جس قوم کا سب سے بڑا نقصان ہوا ہے وہ صرف اور صرف مسلم قوم ہے، جس کے نوجوانوں کے دلوں سے حیا، غیرت اور گناہ کی نفرت نکلتی جا رہی ہے، دیگر اقوام کے پاس تھا بھی کیا جو چلا جاتا؟ اور جس کا ماتم کیا جاتا؟ تم اپنی حیثیت، حقیقت، اپنے مقام اور اپنی غرضِ تخلیق سے آگاہ رہو۔ مَن عَرَفَ نَفْسَه عَرَفَ رَبَّهٗ (جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچانا)۔ أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِيْنَ آمَنُوا أَن تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِيْنَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ (الحديد:١٦) (کیا ایمان والوں کے لیے اب تک وہ وقت نہ آیا کہ اُن کے دل اللہ کی یاد اور اُترنے والے حق کے لیے گداز ہو جاتے، اور انھیں ان کی طرح نہیں بننا چاہیے جن کو پہلے کتاب ملی پھر ان پر ایک لمبی مدت گزر گئی اور ان کے دل سخت ہو گئے، اور آج ان میں سے بہت سے نافرمان ہیں۔) وَاللّٰهُ يَدْعُوْ إِلٰى دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِيْ مَن يَشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (یونس:٢٥) (اللہ تمام لوگوں کو امن وسلامتی کے گھر کی طرف آنے کو فرما رہا ہے، اور وہ جس کو چاہتا ہے سیدھی راہ پر چلاتا ہے)۔

فحش مناظر کے دیکھنے کو صرف آنکھ کا گناہ نہ سمجھا جائے اور اس کو معمولی خیال نہ کیا جائے، اگر سینمابینی ناجائز ہے، تو یوٹیوب، گوگل، واٹس ایپ، فیس بک وغیرہ سوفٹ ویرس اور طرح طرح کی

أَيَأْمُرُكُم بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنتُم مُّسْلِمُونَ (آلِ عمران:۷۹،۸۰)(لیکن وہ رسول یہی کہے گا کہ: تم اللہ والے بن جاؤ؛ اس لیے کہ تم کتاب اللہ پڑھتے پڑھاتے رہے ہو، اور وہ رسول تمھیں یہ حکم نہیں دے سکتا ہے کہ فرشتوں اور پیغمبروں کو رب مانو، بھلا وہ کیوں کر حکم دے گا اسلام لے آنے کے بعد مرتد ہو جانے کا؟) وَلاَ تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِن بَعْدِ قُوَّةٍ أَنكَاثاً (النحل:۹۲)(اور تم اس پاگل عورت کی طرح نہ بننا جس نے سوت اچھی طرح کاٹنے اور تیار کے بعد اسے اُدھیر کر تار تار کر دیا تھا)۔

واضح ہو کہ ہماری شریعت نے کچھ رخصتوں سے - باوجودیکہ وہ رخصت ہیں - سدِّ ذرائع اور پیش بندی کے طور پر منع فرمایا ہے: وَلاَتَقْرَبُوا الزِّنا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيْلاً (الإسراء:۳۲)(اور زنا کے پاس بھی نہ پھٹکو وہ یقینی طور پر بڑی بے حیائی اور بے رہروی ہے)۔ قُل لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ..... وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ (النور:۳۰،۳۱)(مومن مردوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی ذری سی آنکھیں پست رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ مومن عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی ذری سی آنکھیں پست رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں)۔

ایامِ ماہواری میں ایک شوہر کے لیے اپنی زوجہ سے مباشرت (استمتاع مافوق الازار) سے متعلق ام المومنین حضرت عائشہؓ کا فرمان: ((أَيُّكم يملكُ إربه كما كان رسول الله ﷺ يملك إربه))؟ اپنے اندر بہت بڑا پیغام رکھتا ہے، یعنی کہ حضرت نبیٔ کریم ﷺ کی طرح کا حوصلہ، صبر اور ضبطِ نفس تم کو کہاں حاصل؟ لہٰذا اس رخصت کو رخصت اور جواز کو جواز نہ سمجھو! عن عائشة قالت: كان رسول الله ﷺ يأمرنا في فَوْح حيضنا أن نَتّزِرَ ثم يُباشرُنا، وأيُّكم يملك إربَه كماكان رسول الله ﷺ يملكُ إربَه! (أبو داود شريف :۳۶) (ام المؤمنین عائشہؓ فرماتی ہیں کہ: زیادتیٔ حیض کے دنوں میں نبیٔ کریم ﷺ ہم ازواج کو لنگوٹ کس کے باندھ لینے کا حکم فرماتے، پھر ہم سے بلا حیلولۃِ لباس کے ہمارے بدن سے اپنا بدن ملاتے تھے؛

مرحمت کروں اور تمھاری حینِ حیات میں کوئی دوسرا رسول بھی آ گیا جو تمھیں دی گئی چیز (کتاب وحکمت) کو سچا بتائے تو تم اس کی تصدیق بھی کرنا اور ان کا ہاتھ بھی بٹانا۔ پھر اللہ نے پوچھا کہ کیا تم نے اس بات کو مان لیا۔ اور ان باتوں پر مجھے پکا عہد دیتے ہو؟ انھوں نے عرض کیا کہ ہم نے مان لیا، فرمایا کہ سو اب ایک دوسرے کے اقرار کے گواہ رہو، اور میں بھی تمہارے ساتھ شاہدوں میں کا ایک شاہد ہوں)۔

⑨ علاقائیت، برادری، لِسانیت اور بالخصوص تعلیمی اداروں اور مدرَسوں وغیرہ کی عصبیت سے بالکلیہ احتراز برتیں، اپنے آپ کو دیگر مدارس کے فُضلا کے مقابلے میں ہرگز افضل نہ سمجھیں۔ ((أنا خيرٌ مِنه)) تو ناپاک بول ہے، اس طرح کرنے سے اولاً تو دین کا کام ہی نہیں ہوگا، یا اگر ہوگا بھی تو محدود تر ہو کر رہ جائے گا۔

⑩ عزتِ نفس کا خیال رکھیں، اہلِ انتظام اور اہلِ ثروت سے زیادہ خلاملا نہ رکھیں، ہاں! ان کی بے ادبی بھی نہ ہونے پائے، اولوالامر کی اطاعت تو ہمارا مقدس دینی فریضہ ہے، مگر لا طاعة لمخلوق في معصية الخالق (کسی مخلوق کی کوئی بھی ایسی بات نہ مانی جائے جس کے کرنے سے اللہ ناراض ہو رہا ہو)۔ بھی ملحوظِ نظر رہے، یعنی ہمارا کام افراط وتفریط سے محفوظ، معتدل ومتوازن رہنا چاہیے۔

⑪ قرآن وحدیث سے ہمیشہ وابستہ رہیں، کم از کم صبح کو چند آیات کی تفسیر وتشریح دیکھ لیں، اور شام کو چند احادیث کا مطالعہ کر لیں: تركتُ فيكم أمرَين، لن تضِلّوا ماتمسَّكتم بهما: كتابَ الله، وسنتي (میں تمھارے پاس دو چیزیں ودیعت چھوڑ جاتا ہوں جب تک انہیں تھامے رہو گے وہاں تک تمہاری گمراہی کا کوئی سوال نہیں، ان میں سے ایک تو کتاب اللہ ہے اور دوسری میری سنت وحدیث ہے)۔

⑫ کوشش ہونی چاہیے کہ امت کے نونہالان زیادہ سے زیادہ دینی تعلیم سے جُڑ جائیں اور جڑے بھی رہیں، (خواہ آپ سے اکتسابِ فیض کریں یا کسی دوسرے مدرس اور کسی بھی دینی مدرسہ سے)، اور خیال رکھیں کہ کسی بھی طرح ان کی تعلیم کا انقطاع نہ ہو، ہرگز ایسا کوئی کام نہ کریں کہ شیطان راضی ہو اور رحمٰن ناراض ہو۔

⑬ اپنے والدین اور اولیا کا ہمیشہ آپ کو مشکور وممنون رہنا ہے جنھوں نے آپ کی تعلیم وتربیت میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے، اَنِ اشْکُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ (لقمان: ١٤) (میرا بھی احسان مان اور اپنے والدین کا بھی) اور اب آپ کو اپنے والدین اور اولیا پر مالی بوجھ بننا نہیں ہے؛ بلکہ خود محنت کرنا اور کسبِ معاش کرنا ہے، اِعْمَلُوْا آلَ دَاوٗدَ شُکْراً وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّکُوْرُ (سبا:١٣) (اے گھرانۂ داؤد! ہاتھ پیر مارو اور روزی کماؤ؛ تاکہ اللہ کا احسان مانو اور ان کی شکرگزاری کرو، میرے احسان شناس بندے بہت کم ہیں)۔

⑭ موبائل فون کا استعمال ضرور کیجیے؛ مگر صرف بہ قدرِ ضرورت؛ «اَلضَّرُورَةُ تَتَقَدَّرُ بِقَدْرِهَا» اور وہ بھی ایسا موبائل ہو جس میں انٹرنیٹ کی صلاحیت نہ ہو؛ انٹرنیٹ کے منافع یعنی: کتابوں، قراءتوں، تقاریر، حمد ونعت وغیرہ پر نگاہ نہ رکھو! یہ سب شیطانی تزویرات، تلبیسات اور ملمّع کاریاں ہیں: کیوں کہ انٹرنیٹ میں جہاں کچھ منافع ضرور ہیں وہیں مفاسد بھی ہیں اور وہ بھی بہت بڑے۔ یہ انٹرنیٹ نہیں؛ بلکہ شیطانی جال، پھندا اور مضبوط داؤپیچ ہے، جس میں گناہ کو نیکی کی صورت دی جاتی ہے اور گندگی کو ''حُسن'' کا نام دیا جاتا ہے، شیطان تو غَرور (بڑا دھوکہ باز) ہے، دوست نما دشمن ہے جو بکری کے لبادہ میں ظاہر ہونے والا بھیڑیا ہے، اس سے ہمیں دھوکہ نہیں کھانا چاہیے اور اس کے دامِ فریب میں پھنسنا نہیں ہے۔ يٰأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَاللهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُم بِاللهِ الْغَرُورُ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوّاً إِنَّمَا يَدْعُو حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيْرِ (الفاطر:٥،٦) (اے لوگو! اللہ کا وعدہ بالکل سچا ہے، سو یہ دنیوی زندگی تمھیں ہرگز مغالطے میں نہ ڈال سکے، اور کہیں وہ بڑا دھوکہ باز شیطان تمھیں اللہ کا نام لے کر دھوکے میں نہ ڈال دے، شیطان تو تمھارا دشمن ہے سو اس کو دشمن ہی سمجھو، وہ تو اپنے ٹولے کو اس لیے پکارتا ہے کہ وہ جہنمی بن جائیں)۔ کیا کسی بڑے مٹکے میں چند ناپاک قطرے گر جانے کی وجہ سے پورا پاکیزہ پانی ناپاک نہیں ہو جائے گا؟ نتیجہ تو ارذل کے تابع ہوا کرتا ہے قُلْ فِيْهِمَا إِثْمٌ كَبِيْرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِن نَّفْعِهِمَا (البقرة:٢١٩) (آپ استفسار کرنے

والوں کو یہ جواب دے دو کہ: شراب اور جُوے میں بہت بڑا گناہ ہے، اور لوگوں کے لیے کچھ کچھ فائدے بھی ہیں؛ مگر ان کا گناہ، ان کے فائدے کے مقابلے میں بہت بڑا ہے)۔

اس کے منافع سے ضرور مستفید ہوا جاسکتا ہے؛ مگر شرعی دائرہ اور دینی حدود میں رہ کر؛ البتہ شرعی دائرہ اور اسلامی حدود کی شناخت ہر کس وناکس کو کہاں حاصل؟ اور جائز وناجائز کے مابین کے خطِ فاصل کی معرفت ہر کسی کو کہاں میسر؟

در کفِ جامِ شریعت در کفِ سندانِ عشق   ہر ہوسناکے نہ داند جام وسنداں باختن

اے وارثانِ رسولِ اکرم! ''تعمیر وترقی'' ہمیشہ دشوار، وقت طلب، سست رفتار اور صبر آزما ہوا کرتی ہے، برخلاف ''تخریب وتنزُّل وانہدام'' نہایت سہل، آسان اور تیز رفتار ہوا کرتی ہے۔ دنیا کے مشہور عجوبہ: تاج محل کی تعمیر میں تقریباً ربع صدی کا قیمتی زمانہ صَرف ہوا، اور بے پناہ صَرفہ لگا، اور اس کے پیچھے کتنے ہی چھوٹے بڑے مہندسوں، انجینیروں اور معماروں کا کردار رہا، اسی طرح ایک عالم فاضل کی شخصیت کی تعمیر میں بھی تقریباً اتنی ہی بڑی مدت خرچ ہوتی ہے اور بڑا پیسہ بھی صَرف ہوتا ہے، اور چھوٹے بڑے اساتذہ، مشائخ اور مربیوں کا عظیم کردار بھی رہا کرتا ہے۔ اب بتائیے! کہ ان دونوں میں کس کی وقعت، اہمیت اور نفع رسانی زیادہ اور دیرپا ہے؟ اور بتائیے کہ صورت ومُورت کے معماران افضل ہیں یا سیرت وشخصیت کے معماران؟ ظاہر ہے کہ جواب میں ثانی الذکر ہی کا نام آئے گا نہ کہ اول الذکر کا۔

یہ تو ہوئی بات تعمیر وترقی کی، اب گفتگو کرتے ہیں تخریب، تنزُّل وانہدام کی، تو یاد رکھیے! کہ بلند سے بلندتر اور مضبوط سے مضبوط ترین عمارت کی تخریب وانہدام میں زیادہ محنت اور وقت درکار نہیں ہوگا، بس چند لمحے اور کچھ ساعتیں۔

آپ کا رحمٰن ورحیم خدا تو ہرگز نہیں چاہتا اور نہ آپ کا رؤف ورحیم رسول اور نہ آپ کے اولیا، اساتذہ اور مربیان، کہ آپ کی بنی بنائی خوبصورت عالمانہ سیرت کا ''تاج محل'' خدانہ خواستہ ویران، منہدم اور ملبے کا ڈھیر بن جائے!!!... وَلٰكِن كُونُوا رَبَّانِيِّيْنَ بِمَا كُنتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنتُمْ تَدْرُسُونَ وَلَا يَأْمُرَكُمْ أَن تَتَّخِذُوا الْمَلاَئِكَةَ وَالنَّبِيِّيْنَ أَرْبَاباً